Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۱۲ ، جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۱۰ ، صلح ۱۳۶۹ ہش ، ۱۰ ، جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۹

بچپن سے سچ کی عادت ڈالیں

"جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے، بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ - الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء صـ ۲)

اس صدی کی ابتداء سے ہی

خدا تعالیٰ اپنے لطف و کرم کی بارشیں پہلے سے زیادہ نازل فرما رہا ہے

جماعت اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ ایسی کامیابیوں کا گمان بھی نہیں کر سکتی تھی

احمدیت کے حق میں خدا تعالیٰ کی تقدیر کے پاکیزہ آثار کینیا میں بھی محسوس کئے جا سکتے ہیں

دسمبر ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کینیا کے سالانہ جلسہ بر موقعہ صد سالہ جشن تشکر پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مرسلہ پیغام

میرے پیارے بھائیو، بہنو اور بچو!

"یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ امسال ۲۹ تا ۳۱ ، دسمبر کینیا میں صد سالہ جشن تشکر کی مناسبت سے جوبلی جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کے اس جلسہ کو بے حد برکتوں سے معمور کرے اور اس میں شامل ہونے والوں کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

آپ کا یہ جلسہ احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ بھی ہے جبکہ اس صدی کے آغاز کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے لئے سعی و جزا کے سابقہ پیمانے بدلا دیئے ہیں اور ہماری ادنیٰ کوششوں کو اپنی بے پایاں برکتوں سے غیر معمولی طور پر مثمر بثمرات حسنہ فرمایا ہے اور کئی ایک ممالک سے دسیوں، بیسیوں اور سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بیعتوں کی خبریں آنے لگی ہیں جس سے لوگوں کے فوج در فوج دین میں داخل ہونے کا نظارہ نظر آتا ہے۔ جماعت ساری دنیا میں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے ایسے حالات میں نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھو کا الٰہی پیغام آپ کو دیگر ممالک سے آگے بڑھنے کی تحریص کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ کینیا کا ملک پیچھے رہ جائے اور اس صدی میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کما حقہٗ حاصل کرنے سے محروم رہے۔ پس اپنے حوصلے بلند کریں اور اپنے تخمینے بہت بڑھائیں۔ تھوڑے پر راضی نہ ہوں اور بہت کی تمنا میں بہت آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔

اس صدی کی ابتداء میں ہی خدا تعالیٰ نے جو اپنے لطف و کرم کی ہم پر بارشیں نازل فرمائی ہیں اور جماعت کو کثرت سے قبولیت عطا کر رہا ہے اور لوگوں کو گروہ در گروہ جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دے رہا ہے اسے خدا تعالیٰ کے فضل کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جماعت تو اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ بھی کسی ایسی کامیابی کا گمان نہیں کر سکتی پس ساری دنیا میں خدا تعالیٰ اپنے فضلوں سے احمدیت کے حق میں جو تقدیر جاری فرما رہا ہے اس کے پاکیزہ آثار میں بلاشبہ کینیا میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ کرے جماعت کینیا خدا تعالیٰ کی تقدیر کے دوش بدوش آگے بڑھے اور دوسری جماعتوں سے سبقت لے جائے۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے سب احباب کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام اور پُرخلوص دعائیں پہنچیں اور جب آپ اپنے اپنے گھروں کو واپس جائیں تو آپ کے نفوس پاک تبدیلیوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے ان جلسوں کی برکات پر شاہد ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ (الرابع)

● مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب کارکن وکالت مال اوّل بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں نیز نکسیر کی بھی تکلیف ہے۔ جسکے باعث بہت کمزوری ہو گئی ہے

● محترمہ سیدہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ سید نذیر احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی کو پتہ کی تکلیف ہے دو اپریشن ہو چکے ہیں۔ آجکل آغا خان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

● مکرم پیر محمد اکبر صاحب سقراط آف گوبیکی ضلع گجرات لمبے عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

● محترمہ راج بی بی صاحبہ محلہ احمدیہ کھاریاں کا اپریشن ہوا ہے۔

● مکرم ناصر احمد صاحب چک نمبر ۳۶۳/ای بی ضلع وہاڑی کی آنکھ پر چوٹ آئی ہے۔

احباب کرام ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

● مکرم نصیر احمد صاحب صاحب چوہدری قائد ضلع ملتان اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم محمد انور ندیم صاحب ابن مکرم محمد اسلم شریف صاحب قائد مجلس کھاد فیکٹری ملتان نے امسال بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے ایم اے ایجوکیشن میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ مکرم محمد انور ندیم صاحب نے وقف بھی کیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کامیابی ان کیلئے انکے والدین کیلئے اور جماعت کیلئے ہر رنگ میں با برکت فرمائے۔

ضروری اعلان

" دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں درخواست برائے ملازمت دینے والے اُمیدواران مورخہ ۱۰، جنوری بوقت چار بجے سہ پہر انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

لجنات توجہ فرمائیں

● لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تحت آٹھویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس آخر فروری ۱۹۹۰ء میں منعقد کی جا رہی ہے تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ تمام صدروں کی خدمت میں التماس ہے کہ امسال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونیوالیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تیار کروا کے اس کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان)

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو ∴ مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ صلح ۱۳۶۹ ہش — ۱۰ جنوری ۱۹۹۰ء

ریاکاری ہلاکت کا باعث ہے

ایک حکومت کا نمائندہ ایک اور حکومت کے متعلق بیان دیتا ہے کہ ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں ، اور روز بروز زیادہ اچھے ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ اور تھوڑے ہی دِنوں کے بعد کشیدگی کی یہ صورت سامنے آجاتی ہے کہ دونوں حکومتوں میں جنگ چھڑ جاتی ہے ۔ کیا اس بیان کے بعد سے لڑائی چھڑنے تک کوئی خاص بات پیش آگئی تھی ۔ نہیں یہ بات نہیں ۔ حالات پہلے ہی خراب تھے ۔ ان پر پردہ ڈالا جا رہا تھا تاکہ دوسرے لوگوں کو پتہ نہ چلے کہ حملہ ہونے والا ہے ۔ یہ تو دو ملکوں کی بات ہوئی ۔ ایک ہی ملک میں ایسی بیان بازی ہو رہی ہوتی ہے کہ حالات بہتر ہیں جبکہ حالات کی خرابی پر پردہ ڈالنا مقصود ہوتا ہے ۔ کسی خبر پر یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا ۔ کیونکہ کہا کچھ جا رہا ہوتا ہے اور ہو کچھ اور رہا ہوتا ہے ۔ انسان کرے تو کیا کرے ۔ بس یہی کہ کسی کی سچائی یا جھوٹ پر نظر جمانے کی بجائے اللہ تعالیٰ پر نظر رکھے اور دعا کرتا رہے کہ سب خیر ہی خیر ہو ۔

حکومتوں کے یہ رویّے ۔ یا پارٹیوں اور افراد کے یہ رویّے ۔ انسانیت کو غیر یقینی حالت کی طرف دھکیل رہے ہیں اور اسی وجہ سے امن اور چین مفقود ہو رہا ہے ۔ کوئی نہیں جانتا کیا ہو رہا ہے یا کیا ہوگا ۔ لوگ کیا سوچ رہے ہیں اور کیوں ایسی باتیں سوچ رہے ہیں ۔ یہ جھوٹ بھی ہے اور ریا بھی ۔ اور یہ جھوٹ ریا کے نتیجہ میں بولنا پڑتا ہے ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

" ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعاً اس سے متنفر ہوتے ہیں ان کی ہمت اور کوشش ایک امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا اس سے واقف ہو "

حقیقت یہ ہے کہ بات حکومت کی ہو یا پارٹیوں کی ، مرکزی نقطہ فرد ہی ہے کیونکہ افراد ہی مل کر پارٹی بناتے ہیں اور افراد ہی مل کر حکومت بناتے ہیں ، اگر افراد اچھے ہوں تو پارٹی اچھی ہوگی اور اسی طرح اگر افراد اچھے ہوں تو حکومت اچھی ہوگی ، اگر فرد ریاکاری چھوڑ دے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عزت کے سائے تلے لے آئے تو نہ وہ ریاکاری کرے گا ، نہ پارٹی ریاکاری کرے گی اور نہ حکومت ریاکارانہ بیانات جاری کرے گی ۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو ریاکاری سے بچنے کی توفیق دے ۔

کچھ تو کرو اسلاف کی باتیں
کچھ تو کہو اُن کے حالات
تم جیسے تھے طور طریقے ؟
تم جیسی تھیں سب عادات ؟

ابوالاقبال

○

وفاداری ہو دینِ حق سے یا آئمۂ حق سے
اسی جذبِ حسیں سے زندگی جنّت بداماں ہے

جو دل عشق و وفا میں جان کی بازی لگاتا ہے
وہی منصور کی صورت سرِ مقتل بھی خنداں ہے

وفاداری محبت ہے وفاداری عقیدت ہے
وفاداری عروجِ عشقِ حقانی کا ساماں ہے

وفاداری بشرطِ استواری رنگ لائے گی
میری یہ استقامت دشمنِ ناداں پہ خنداں ہے

مریدِ باوفا کے سامنے دار و رسن کیا ہے؟
وفا ہی رُوح میری ہے وفا ہی جزوِ ایماں ہے

کمالِ عشق میں ذوقِ شہادت شانِ مومن ہے
اسی رہ میں حیاتِ جاوداں کا راز پنہاں ہے

جہادِ زندگی میں عشقِ صادق کام آتا ہے
محبت میں ، عقیدت میں وفاداری نمایاں ہے

حقیقت کو بیاں کرنے میں رکھتا ہے کمال احسنؔ
نہ دعویٰ شاعری کا ہے نہ کوئی یہ سخنداں ہے

سیّد احسن اسمٰعیل صدیقی
گوجرہ

○

تعلیم القرآن

(والدین کی ذمّہ داری)

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں :

" آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں ۔ اور اپنے بچوں کو اور دوسرے لوگوں کو بھی جن کی ذمّہ داری آپ پر ہے قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں "

(خطبہ جمعہ ۔ الفضل ۱۹ ، فروری ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

سیدنا حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں توکل کے لفظ کا بڑا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ توکل کے معنے ہوتے ہیں انسان اپنے معاملے کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق چلے۔ جس کی طرف یعنی "اس کی تسبیح کر" اس کی حمد کے ساتھ ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ اور لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ توکل کے یہ معنی نہیں کہ انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے جو خدا تعالیٰ نے کسی کام کی کامیابی کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ قانون قدرت کو لغو قرار دینے والا ہو گا۔ اس کی تعریف کرنے والا نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ ان اسباب پر کلی انحصار کرے گا جو اس عالم میں پائے جاتے ہیں تب بھی وہ توکل کے خلاف چلے گا۔ کیونکہ اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ حمد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہی ہر قسم کے نقائص اور کمزوریوں سے منزہ سمجھے۔ اپنے متعلق یہ کبھی تصور بھی نہ کرے کہ وہ کسی چیز پر کامل اقتدار رکھتا ہے۔ اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہر قسم کی کمزوریوں سے پاک صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور ہر قسم کی تعریف اور تحمید کا بھی وہی مستحق ہے۔ پس انسان کا کام یہ ہے۔ کہ وہ توکل کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین سے بھی کام لے اور ان کے مطابق چلے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہاتھ دیئے ہیں۔ پاؤں دیئے ہیں دماغ دیا ہے۔ اور دنیوی سامان بھی عطا فرمائے ہیں ایسی صورت میں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ خدا نے جس کام کے لئے پیدا کیا ہے اس کو ہم استعمال کریں پس توکل کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اس کو ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اور پھر جو کمی رہ جائے وہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور یقین رکھیں کہ خدا اس کمی کو آپ پورا کرے گا۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک ترتیب قائم کی۔ ان کو اپنی اپنی جگہوں پر کھڑا کیا۔ انہیں نصیحتیں کیں کہ یوں لڑنا ہے۔ اور اس کے بعد ایک عرشے پر بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ گئے۔ یہ نہیں کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدینے میں چھوڑ جاتے اور آپ اکیلے وہاں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ جاتے۔ بلکہ پہلے آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر مقام جنگ پر پہنچے پھر ان کو ترتیب دی۔ اور ان کو نصیحتیں فرمائیں اس کے بعد عرشے پر بیٹھ گئے اور دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ یہ توکل ہے جو اختیار کرنا چاہیئے۔ ہر وہ شخص جو اُن سامانوں سے کام نہیں لیتا جو خدا تعالیٰ نے اس کو بخشے ہیں اور کہتا ہے کہ میں اپنا کام خدا پر چھوڑتا ہوں وہ جھوٹا ہے وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو سامانوں سے کام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب فلاں کام میں ہی کروں گا وہ بھی جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کاموں میں خدا تعالیٰ کا دخل تسلیم نہیں کرتا۔ کام آسان ہوں یا مشکل آخر ان کی کنجی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک بات میں نے بارہا سنی ہے۔ آپ ترکیہ کے سلطان عبدالحمید خان کا جو معزول ہو گئے تھے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سلطان عبدالحمید خان کی ایک بات مجھے بڑی ہی پسند ہے۔ جب یونان سے جنگ کا سوال اٹھا تو وزراء نے بہت سے معذرات پیش کر دیئے۔ دراصل سلطان عبدالحمید خان کا منشاء تھا کہ جنگ ہو مگر وزراء کا منشاء نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ آخر انہوں نے کہا جنگ کے لئے یہ چیز بھی تیار ہے۔ اور وہ چیز بھی تیار ہے۔ لیکن کسی اہم چیز کا ذکر کر کے کہہ دیا کہ فلاں امر کا انتظام نہیں ہے۔ مثلاً یوں سمجھ لو کہ انہوں نے کہا (   ) اور غالباً یہی ہو گا کہ تمام یورپین طاقتیں اس وقت اس بات پر متحد ہیں کہ یونان کی امداد کریں اور اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب وزراء نے اپنا مشورہ پیش کیا اور مشکلات بتائیں اور کہا کہ فلاں چیز کا انتظام نہیں۔ تو سلطان عبدالحمید نے جواب دیا کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی چھوڑنا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ عبدالحمید کے اس فقرے سے بہت ہی لطف اٹھاتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی یہ بات بہت ہی پسند ہے تو ایمان لانے والے کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا کے لئے چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ درحقیقت سچی بات یہ ہے کہ ایمان لانے والا کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا۔ بلکہ در اصل کوئی شخص بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا اور اگر کوئی انسان کہے کہ میں اپنا کام ایسا مکمل کر لوں کہ اس میں کوئی رخنہ اور سوراخ باقی نہ رہے تو یہ حماقت ہو گی مگر اسی طرح یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو آدھی دنیا کے مالک بن چکے تھے ایک دفعہ حج کے لئے مکہ پہنچے نماز کے بعد آپؓ کو مبارکباد دینے کے لئے بڑے بڑے رؤسا جو کبھی پر حکومت کیا کرتے تھے۔ اور جن کے دربار میں حضرت عمرؓ کا باپ بھی ادب سے بیٹھا کرتا تھا۔ آنے شروع ہوئے۔ جب وہ آئے۔ تو حضرت عمرؓ نے ان کو عزت اور احترام کے ساتھ بٹھایا اور ان سے محبت اور پیار کے ساتھ باتیں شروع کیں وہ سات یا آٹھ آدمی تھے۔ ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں ایک غلام آیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی اور اور ابتدائی زمانے میں آپ پر ایمان لا چکا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان رؤسا سے فرمایا کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ اور ان کو جگہ دو۔ وہ پیچھے ہٹ گئے۔ اور اس غلام کو آگے جگہ دی گئی۔ ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں ایک دوسرا غلام آ گیا۔ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا امتحان لینا چاہتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر ان سے فرمایا ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ اور ان کو جگہ دو وہ بیٹھا تو ادھر سے تیسرا غلام آ گیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر ان سے فرمایا کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ اور ان کو جگہ دو۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے غلام آتے چلے گئے اور حضرت عمرؓ ہر غلام کے آنے پر یہی فرماتے کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ اور ان کو جگہ دو۔ یہاں تک کہ پیچھے ہٹتے ہٹتے وہ شہر کے رئیس جوتیوں میں جا بیٹھے۔ اور عزت کی جگہ پر سب غلام بٹھا دیئے گئے۔ یہ دیکھ کر وہ لڑکے مجلس سے اٹھ گئے اور انہوں نے باہر جا کر ایک دوسرے سے کہا دیکھا آج ہمارے سے کیا ہوا۔ آج ہماری وہ ذلت کی گئی جس کا ہمیں وہم و گمان تک نہ تھا۔ ہمارے زر خرید غلام جن کا کام ہماری جوتیاں صاف کرنا اور ہمارے گھروں میں پانی بھرنا تھا۔ ان کو اگلی صفوں میں جگہ دی گئی اور ہمیں جوتیوں میں بٹھایا گیا۔ ان نوجوانوں میں سے ایک زیادہ عقلمند تھا۔ اس نے کہا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا گیا۔ یہ نتیجہ ہے ہمارے افعال کا۔ جب خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں دعویٰ کیا تو یہ غلام ہی تھے جنہوں نے آمنا و صدقنا کہا اور آپؐ کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن ہمارے باپ دادا نے آپؐ کی مخالفت کی۔ پس آج جو کچھ ہوا ہے یہ اسی قصور کی پاداش ہے جو ہمارے باپ دادا سے سرزد ہوا۔ انہوں نے کہا ہم مانتے ہیں۔ کہ ہمارے باپ دادا سے یہ قصور ہوا مگر آخر اس کے ازالے کا بھی کوئی طریق ہونا چاہیئے۔ اس نے کہا چلو یہی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ حضرت عمرؓ کے خاندان کے سپرد لوگوں کے نسب ناموں کو یاد رکھنا تھا۔ یہ کام گو ہمارے ملک میں میراثیوں کے سپرد ہوتا ہے مگر عربوں اور دوسری آزاد قوموں میں یہ نہایت ہی معزز کام سمجھا جاتا تھا۔ اور ہے۔ چونکہ حضرت عمرؓ اسی خاندان میں سے تھے۔ جو انساب کو جانتا تھا۔ اس لئے جب وہ نوجوان حضرت عمرؓ کے پاس آ گئے اور کہا کہ ہم آپ کے پاس ایک سوال لے کر آئے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

وائس چانسلر

گزشتہ منگل کے روز انجینئرنگ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز نے بہتر ماحول پیدا کرنے کے لئے ایک میٹنگ منعقد کی۔ مقصد یہ تھا کہ بہتر ماحول میں انجینئرنگ کی بہتر تعلیم دی جا سکے۔ مسٹر ایس ایم ذکریا جو پاکستان انجینئرنگ کونسل کے چیئرمین ہیں انہوں نے اس میٹنگ کی صدارت کی تمام وائس چانسلروں کا متفقہ طور پہ یہ خیال تھا کہ یونیورسٹی کے لئے ایک سیکورٹی فورس قائم کی جانی چاہیئے جو تمام یونیورسٹیوں بشمول انجینئرنگ یونیورسٹی کے متعین کی جائے اور یہ ویسی ہی سیکورٹی فورس ہو جیسی کہ ہوائی اڈوں کے لئے قائم ہے جو حالات بھی پیش آئیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اس فورس کو تیار رہنا چاہیئے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یونیورسٹیوں میں ایسے لوگ جو ناپسندیدہ کہلانے کے مستحق ہیں بہت کم تعداد میں ہوتے ہیں اور انہیں اس بات کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے کہ وہ ان اداروں کے امن میں خلل ڈالیں۔ یہ بات بھی تجویز کے طور پر پیش کی گئی کہ خصوصی مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں جو فوری طور پر فیصلہ کر سکیں اور مجرموں کو بلا تاخیر سزا دے سکیں۔ پاکستان انجینئرنگ کونسل نے بتایا کہ وہ ایک مسودہ تیار کر رہے ہیں۔ جو وائس چانسلروں اور حکومت کو پیش کیا جائے گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ایک کلاس سے دوسری کلاس میں جانے کے لئے سب یونیورسٹیوں میں ایک ہی طریقِ کار استعمال ہونا چاہیئے نیز یہ فیصلہ کیا گیا کہ امتحان لینے والوں کا ایک پینل مقرر کیا جانا چاہیئے جو پرچے تیار کرے اور امتحانوں کے انتظام کی نگرانی کرے۔ یہ پرچے ایسی صورت میں تیار کئے جائیں کہ سب یونیورسٹیوں کے لئے یکساں طور پر معیار بن سکے۔ ضیاعِ وقت سے بچنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایک ہی معیار قائم کیا جانا چاہیئے جس کی بنیاد پر داخلے دیئے جائیں اور بروقت داخلے دیئے جاتے چاہئیں۔ اور امتحانات بھی ایک ہی وقت میں ہونے چاہئیں۔ تاکہ کورسز وقت پر ختم کئے جا سکیں اس بات کی ضمانت دینے کے لئے کہ صرف اہل طلباء کو کالجوں میں داخلے دیئے جائیں۔ داخلے کا امتحان اور پھر اس کے انتخاب کے لئے بھی ایک خاص انتظام ہونا چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ کسی اور بات کو مدنظر رکھ کر داخلہ نہیں دیا جانا چاہیئے۔

مشرقی اور مغربی جرمنی

برلن کی دیوار کے گرنے اور مشرقی جرمنی کے باشندوں کا مغربی جرمنی جانے کے لئے انتہائی بے تابی کا اظہار ساری دنیا میں موضوعِ سخن بنے ہوئے ہیں۔ ایسا ہوا اس لئے ہے کہ روس میں اصلاحات کا جو پروگرام جاری ہے۔ اسکی ہوا مغربی اطراف میں بھی پہنچنی شروع ہو گئی ہے اور یہی وہ ہوا ہے جس نے مشرقی جرمنی میں تبدیلیوں کی ابتدا کی ہے۔ اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ جرمن قوم ہمیشہ سے ایک قوم رہی ہے لیکن اسکی ملکی سیاست ہمیشہ مختلف ریاستوں کے اتحاد پر قائم رہی ہے۔ سارے جرمنی کی ایک حکومت تو بسمارک سے شروع کر کے تیسری ریش (REICH) کے خاتمے تک موجود رہی اور کہتے ہیں یا کہا جانا چاہیئے کہ جرمن کی تاریخ کا یہ ایک بہت بڑا المیہ تھا اسوقت جو تبدیلی آ رہی ہے۔ اسکے باوجود اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ مشرقی جرمنی کے لوگ اپنے طرزِ زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا کر لیں۔ وہ جس سوشلسٹ نظام کو اپنائے ہوئے ہیں۔ اسی کو اپنی زندگی کے لئے بہترین سمجھتے ہیں اور اس سے سرِ مو انحراف نہیں کرنا چاہتے۔ خاص طور پر اب جب کہ وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ روس میں بھی اصلاحات کی ہوا چل رہی ہے مغربی جرمنی کے سیاست دان بھی اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ مشرقی جرمنی کو کوئی ایسا مشورہ نہ دیا جائے جسکی وہ از خود خواہش نہ کرے اور نہ ہی اصلاحات کے سلسلے میں کسی قسم کی دخل اندازی کی جائے۔

بعض اور وجوہات بھی اس بات کی طرف توجہ مبذول کرواتی ہیں کہ مشرقی جرمنی میں طرزِ زندگی کیوں وہی رہنا چاہیئے جو اسوقت ہے۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ یوروپ کے استحکام کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے طرزِ زندگی پر قائم رہیں۔ مغربی جرمنی میں دائیں بازو کے لوگ اس مطالبے میں پیش پیش ہیں کہ مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی کو اب متحد ہو جانا چاہیئے لیکن ان کا یہ مطالبہ مناسب بھی نہیں اور کسی طرح اسکے پورا ہونیکا امکان بھی نظر نہیں آتا۔ اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ حکومتیں تو اپنی اپنی جگہ پر دونوں قائم رہیں گی۔ اگرچہ دونوں حصوں کے باشندوں کا آپس میں ملاپ ہو جائیگا بہت سی ایسی سہولتیں پیدا کر دی جائیں گی کہ دونوں ملکوں کے باشندے ایک دوسرے کے ملک میں آسانی سے آجاسکیں اور جب تک چاہیں وہاں قیام کر سکیں۔ مشرقی اور مغربی جرمنی کے اپنی اپنی جگہ قائم رہنے کیلئے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ یوروپ میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ ہر قسم کے حفاظتی انتظامات مؤثر ہوں۔ ابھی تک یوروپ میں فوجی مداخلت کا امکان ختم نہیں ہوا۔ اور اسلئے وہاں پر جو اسلحہ بندیاں ہو چکی ہیں۔ ان میں تبدیلیوں پر تبادلہ خیال تو ہوتا ہے۔ لیکن مؤثر طریق پر ان میں تبدیلیاں نہیں آ رہیں۔ شائد سب سے بہتر بات یہ ہو کہ مشرقی اور مغربی جرمنی دونوں الگ الگ علاقے اور حکومتیں ہونے کے باوجود اتنا تو کر لیں کہ آپسمیں مل بیٹھ کر اپنے حفاظتی اقدامات کو ایک دوسرے سے وابستہ کر کے مستحکم کر لیں۔ اگرچہ اس سلسلے میں بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر جلد بازی میں کوئی اقدامات کئے گئے تو ان کے نتائج مفید ثابت نہ ہو سکیں گے۔ اس مسئلے کے متعلق گفت و شنید کرتے ہوئے نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن کا ذکر بھی آتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر مغربی جرمنی نے اس آرگنائزیشن سے قطع تعلق کر لیا اور مشرقی جرمنی نے وارسا پیکٹ سے اپنے آپ کو الگ کر لیا تو کیا ہو گا۔ لیکن بعض سیاستدانوں کا خیال ہے کہ اس معاملے پر غور کرنا حد سے بڑھنے والی بات ہے اور اسکا فی الحال کوئی امکان نہیں کہ ایسے اقدامات لئے جائیں۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ روس نے مشرقی جرمنی میں تبدیلیوں کیلئے کوئی خاص کردار ادا کیا ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں کہ روسی جو کچھ روس کیلئے کر رہے ہیں اس سے متاثر ہو کر مشرقی جرمنی نے برلن کی دیوار گرانے کا اہتمام کیا اور مغربی جرمنی کے قریب آ گئے۔

نمیبیا

نمیبیا پر پچھلے ۷۴ سال سے جنوبی افریقہ کی حکمرانی ہے۔ اس سے قبل یہ جرمنی کی نوآبادی تھا لیکن اقوام متحدہ سے پہلے والے عالمی ادارے مجلس اقوام نے جنوبی افریقہ کو حکم دیا تھا کہ وہ نمیبیا پر حکمرانی کرے۔ بعد میں جب اقوام متحدہ نے جنوبی افریقہ سے کہا کہ وہ نمیبیا کو چھوڑ دے تو جنوبی افریقہ نے انکار کر دیا۔ اسی دوران ملک کے اندر قوم پرستوں کی تنظیم سواپو نے اس حکمرانی کی مخالفت کی اور تینتیس سال تک چھاپہ مار جنگ بھی لڑی ۱۹۷۵ء میں نمیبیا کا پڑوسی ملک انگولا آزاد ہوا تو سواپو کے چھاپہ ماروں نے وہاں اپنے اڈے بنا کر جنگ جاری رکھی۔ تین سال بعد اقوام متحدہ نے کہا کہ نمیبیا میں جنگ بند کر کے آزادانہ انتخابات کرائے جائیں۔

جنوبی افریقہ نے دوبارہ ماننے سے انکار کر دیا۔ آخر امریکہ نے دباؤ ڈالا اور گزشتہ سال امریکہ میں ایک معاہدہ ہوا جنوبی افریقہ انتخابات کرانے پر رضامند ہو گیا اور کیوبا جس کی فوجیں سواپو کی مدد کیلئے آئی تھیں اپنی فوج واپس لے جانے پر آمادہ ہو گیا۔ اب وہاں انتخابات ہوئے ہیں۔ جس میں دس سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا ہے۔ ایک بڑی جماعت خود سواپو ہے اور دوسری ڈیمو کریٹک ٹرن ہالے الائنس ہے۔ اس میں ملی جلی نسلیں شامل ہیں اور اسے افریقہ کی حمایت حاصل ہے۔

سچ ہے کہ جُز خدا کے کوئی مہرباں نہیں
گر وہ اماں نہ دے تو کہیں بھی اماں نہیں

قاتل ہے شمع، گل بھی ہے قاتل بطرزِ خاص
روکے جواں کو قتل سے کوئی یہاں نہیں

شبنم نے وقتِ صبح خدا جانے کیا کہا
کس سبزے کس گلاب کے آنسو رواں نہیں

مدّت سے راہِ زیست میں تنہا سفر میں ہوں
تنہائیوں کی رہ میں کوئی کارواں نہیں

ہم ہیں تپش ہے وسعتِ صحرائے عشق ہے
اے دِل ہماری رہ میں کوئی سائباں نہیں

ربّانی لب ہیں چپ تو زباں بن گئے ہیں اشک
اب آرزوئیں گوشۂ دِل میں نہاں نہیں

بشریٰ ربّانی
ایم۔ اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان
ربوہ

زمین کا ہوائی کرہ

قسط ۲ آخری

ہوا کا تیسرا طبقہ فضائے بارقہ یا روانی فضا (IONOSPHERE) کہلاتا ہے۔ یہ طبقہ پچاس ساٹھ میل سے پانچ سو میل تک چلا جاتا ہے اس کا بیشتر حصہ عرف عام کا خلا ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ اس خطہ میں ہوا کے سالمے تو موجود نہیں ہوتے لیکن اس کے رویں یعنی آئنز (IONS) ضرور موجود ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آکسیجن سالمی یا ایٹمی حالت میں نہیں ہوتی بلکہ اوپر سے آنے والی شعاعوں کے زیر اثر اس کے ایٹموں میں سے الیکٹران خارج ہو جاتے ہیں اور آکسیجن کا رواں پیدا ہو جاتا ہے یہ تغیر بھی انسان کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہوا کی برقی مقناطیسی خواص میں بڑی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ روانی خطہ معرض وجود میں نہ آتا تو ریڈیائی پیغامات کی ترسیل ممکن نہ ہوتی۔ ہوا کی ایک پتلی سی تہہ جسے 'ڈی' پٹی کہتے ہیں (D STRATUS) طویل ریڈیائی لہروں کو اس طرح نیچے کی طرف منعکس کر دیتی ہے جس طرح شفاف سطح سے روشنی کی شعاعیں منعکس ہوتی ہیں۔ یہ پٹی چالیس سے ساٹھ میل کی بلندی کے درمیان واقع ہے۔ اس سے اوپر یعنی ساٹھ سے پچھتر میل کا جو خطہ ہے اسے 'ای پٹی' (E STRATUM) کہتے ہیں یہ میڈیم ویوز (MEDIUM WAVES) کو منعکس کرتا ہے اور اس سے اوپر ۱۲۵ سے ۱۸۵ میل تک کا حصہ شارٹ ویوز (SHORT WAVES) کو منعکس کرتا ہے ہر خطہ میں روانیت کی نوعیت یا مقدار مختلف ہوتی ہے اس لئے ریڈیائی لہروں کی ترسیل میں ان کا اثر بھی مختلف ہوتا ہے۔

لہروں کے سلسلہ میں دو سائنسی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جن کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ ایک اصطلاح 'طول موج' ہے۔ طول موج سے یہ مراد ہے کہ ایک لہر اور دوسری لہر کے بلند ترین نقاط کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے۔ شکل سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے

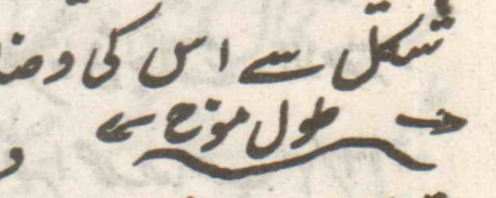

دوسری اصطلاح تعدد ہے۔ تعدد سے یہ مراد ہے کہ کسی ایک نقطہ سے ایک سیکنڈ میں کتنی لہریں گزرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر لہروں کا درمیانی فاصلہ یعنی طول موج زیادہ ہوگا تو ان کا تعدد کم ہوگا۔ اس کے برخلاف اگر لہر چھوٹی ہو گی یعنی اس کا طول موج کم ہوگا تو کسی ایک نقطہ سے گزرنے والی موجوں کی تعداد فی سیکنڈ (یعنی ان کا تعدد) زیادہ ہوگا۔ دور نظری یعنی ٹیلی ویژن میں وہ لہریں کام دیتی ہیں جن کا طول موج نسبتاً چھوٹا اور تعدد زیادہ ہوتا ہے چونکہ چھوٹے طول موج والی لہریں فضائے کو عبور کر جاتی ہیں اور اس کے کسی حصہ سے واپس منعکس نہیں ہوتیں اس لئے ٹیلی ویژن کی نشر کا دائرہ بہت محدود ہوتا ہے۔ اگر پروگرام دور تک پہنچانا مطلوب ہو تو ٹرانسمیٹر یا بوسٹر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لگانا پڑتے ہیں۔ راڈار کی لہریں بھی فضائے بارقہ کو عبور کر جاتی ہیں اس لئے چاند تک یا دوسرے کروں تک پیغام بھیجے اور واپس حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ہوا کا آخری طبقہ فضائے خارجیہ یا ایگزوسفیر (EXO SPHERE) کہلاتا ہے۔ اس کی حد غیر معین سی ہیں۔ بلحاظ وزن سو میل کی بلندی پر جو ہوا ہوتی ہے وہ سطح سمندر کی سطح پر کی ہوا کا دس کروڑواں حصہ یا اس سے بھی کم ہوتی ہے تاہم اس قدر بلندی پر بھی ایک مکعب سنٹی میٹر جگہ میں قریباً ایک کھرب (10^{11}) سالمے موجود ہوتے ہیں۔ سالموں کی تعداد کے اعتبار سے یہ کہنا درست ہوگا کہ ہوا ہزاروں میل تک موجود ہے کیونکہ اگر کسی جگہ چند سالمے بھی موجود ہوں تو اس کو خلا نہیں کہہ سکتے۔

اس جہت سے نہیں کہہ سکتے کہ کامل خلا کہاں شروع ہوتا ہے۔ عام طور پر ہم یوں کہتے ہیں کہ آٹھ دس میل پر ہوا ختم ہو جاتی ہے یعنی اتنی نہیں ہوتی کہ وہ حیات کیلئے ممد ہو۔ ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ساڑھے پانچ میل اونچی ہے (۲۹ ہزار فٹ) وہاں پر بھی سانس لینے اور حرکت کرنے میں دشواری ہوتی ہے تو آٹھ دس میل پر تو زندگی برقرار رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ خاص لباس زیب تن کیا ہو اور آکسیجن کا ذخیرہ ساتھ ہو کیمیائی لحاظ سے ہوا چند گیسوں کا آمیزہ ہے جن کا فیصد تناسب کچھ اس طرح ہے نائٹروجن ۷۸، آکسیجن ۲۱، آرگان ۰٫۹۳، کاربن ڈائی آکسائیڈ ۰٫۰۳، نی آن ۰٫۰۰۱۸، ہیلیم ۰٫۰۰۰۵، کرپٹان ۰٫۰۰۰۱، زینان ۰٫۰۰۰۰۰۹ آبی بخارات بھی موسم وقت اور جگہ کے لحاظ سے مختلف مقدار میں ہوا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ شہری اور صنعتی علاقوں میں تھوڑی بہت امونیا، سلفر ڈائی آکسائیڈ، دھواں (کاربن کے ان جلے ذرات) اور خاکی ذرات بھی بطور آلودگی موجود ہوتے ہیں۔ ان اعداد کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ ہوا کے دو بڑے جزو آکسیجن اور نائٹروجن ہیں۔ آکسیجن بڑا عامل عنصر ہے اور دوسرے عناصر سے مل کر کئی مرکبات بناتا ہے۔ اس کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ وہ سانس لینے اور جلنے کے عمل میں بہت ممد ہے۔ انسان غذا اور پانی کے بغیر کئی گھنٹے بلکہ کئی دن زندہ رہ سکتا ہے لیکن آکسیجن کے بغیر چند منٹ بھی زندہ رہنا دشوار ہے۔ جو لوگ ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی پر گئے ہیں ان کا بیان ہے کہ اتنی بلندی پر (ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی ۲۹۱۴۱ فٹ یعنی قریباً ساڑھے پانچ میل ہے) سانس لینے میں بہت دقت ہوتی ہے اور کوہ پیما عموماً آکسیجن کی بوتلیں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اسی طرح سمندر میں غوطہ خوروں اور خلا نوردوں کو لازماً اپنے ساتھ آکسیجن کی ضروری مقدار ساتھ رکھنی پڑتی ہے۔ یہ آکسیجن سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں داخل ہو کر گندے خون کو صاف کرتی اور غذا کو جزو بدن بننے میں مدد دیتی ہے۔ اس عمل کے دوران وہ نامیاتی مادوں (کاربن کے مرکبات) سے کیمیائی عمل کے بعد ایک زہریلی گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ میں تبدیل ہو جاتی ہے جو منہ سے خارج ہونے والی ہوا کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے۔

کروڑوں کروڑ جاندار اپنی زندگی کے ہر سیکنڈ میں آکسیجن کو جذب کرتے اور اسے کاربن ڈائی آکسائیڈ میں تبدیل کر کے ہوا میں بکھیر دیتے ہیں۔

تنفس کے علاوہ آکسیجن احتراق یعنی جلنے کے عمل میں مسلسل صرف ہو رہی ہے جب کوئی چیز جلتی ہے تو وہ دراصل آکسیجن کے ساتھ مل رہی ہوتی ہے۔ جب ہم لکڑی کوئلہ، پٹرول، کپڑا یا کاغذ جلاتے ہیں تو ان اشیاء میں موجود کاربن آکسیجن سے مل کر کاربن ڈائی آکسائیڈ بناتی ہے اور اگر ان میں ہائیڈروجن موجود ہو تو وہ اس سے مل کر پانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ غرض تنفس اور احتراق دو ایسے عمل ہیں جو مسلسل ہوا میں موجود آکسیجن کو کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر آکسیجن کی مقدار میں کسی طور سے اضافہ نہ ہو تو ہوا کی ساری آکسیجن ایک دن ختم ہو جائے لیکن گزشتہ لاکھوں سالوں میں جب سے زندگی کی رونقیں زمین پر نمودار ہوئیں آکسیجن کی کوئی کمی نہیں ہوئی اور اس کا ہوا میں تناسب برقرار رہا ہے یہ توازن خود اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ایک علیم و خبیر خدا اس کارخانہ عالم کو چلا رہا ہے اور ہر جگہ ہر کمی خود بخود پوری ہو رہی ہے۔ یہ کمی کس طرح پوری ہو رہی ہے اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ہوا کا دوسرا بڑا جزو نائٹروجن ہے۔ یہ عنصر بھی حیوانات اور نباتات کے لئے بہت ضروری ہے۔ جو کھاد ہم کھیتوں میں ڈالتے ہیں۔ اس میں نائٹروجن کے حل پذیر مرکبات کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں یا حل پذیر مادوں میں تبدیل ہو کر جڑوں کے ذریعہ پودوں کو غذا مہیا کرتے ہیں۔ جو نائٹروجن ہوا میں موجود ہے پودے براہ راست اس کو استعمال نہیں کر سکتے۔ البتہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض پودوں کی جڑوں پر موٹے گٹھے سے نکل آتے ہیں۔ ان میں موجود بکٹیریا براہ راست ہوا سے نائٹروجن اخذ کر کے مفید مطلب مرکبات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ہوا میں موجود نائٹروجن ایک اور طرح بھی پودوں کو مہیا ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب بادلوں میں بجلی کوندتی ہے تو برقی شرارہ کے زیر اثر ہوا کی آکسیجن اور نائٹروجن باہم مل کر ایسے مرکبات میں تبدیل ہو جاتی ہے جو بارش میں حل ہو کر زمین میں چلے جاتے ہیں اور پھر پودوں کی نشوونما کا باعث بنتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں روزانہ ۶۰ لاکھ مرتبہ بجلی کی چمک پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں سالانہ دس ارب ٹن (ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے) نائٹروجن آکسائیڈ میں تبدیل ہو کر زمین میں پہنچتی اور پودوں کو غذا فراہم کرتی ہے۔ پودے زیادہ تر نائٹروجن حیوانی فضلے سے حاصل کرتے ہیں جو بطور کھاد ان کو مہیا کی جاتی ہے۔ پودوں سے یہ نائٹروجن حیوانی جسم میں چلی جاتی ہے اور حیوانی پروٹینز کی تیاری میں کام دیتی ہے۔ غرض نباتی اور حیوانی جسم کی تیاری میں نائٹروجن کا بڑا عمل دخل ہے۔

ہوا میں موجود نائٹروجن کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ آکسیجن کی تیزی کو مناسب حد تک کم کر دیتی ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہوتی تو اشیاء آکسیجن میں بھڑک کر ایک دم میں خاک ہو جاتیں۔ موم بتی جو مسلسل جل کر روشنی دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائٹروجن کی غیر موجودگی میں ذرا سی دیر میں جل کر ختم ہو جاتی۔ آکسیجن اور نائٹروجن کا تناسب ایسا ہے کہ چیزیں مناسب رنگ میں جلتی ہیں اگر آکسیجن کی مقدار ۲۱ فیصد سے کم ہو کر ۱۸/۱۷ فیصد ہو جائے تو موم بتی بجھ جاتی ہے۔

ہوا کا تیسرا اہم جزو کاربن ڈائی اکسائڈ ہے جس کی مقدار صرف ۰.۰۳ فیصد ہے۔ باوجود اس کے کہ کروڑوں جاندار اپنی سانس کے ساتھ اس گیس کو خارج کر رہے ہوتے ہیں اور جلنے کے عمل سے دنیا بھر میں بے حساب کاربن ڈائی اکسائڈ پیدا ہوتی ہے لیکن ہوا میں اس کی مقدار ۰.۰۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہونے پاتی اس کی وجہ یہ ہے کہ سورج کی روشنی میں پودے نور کیمیائی عمل (PHOTO SYNTHESIS) سے اس گیس کے سالموں کو پانی سے ملا کر کاربوہائیڈریٹس اور آکسیجن میں تبدیل کر دیتے ہیں کاربوہائیڈریٹ تو پودوں کے جسم کا جزو بنتے ہیں اور آکسیجن الگ ہو کر پھر ہوا میں واپس آجاتی ہے۔

ہوا کی کاربن ڈائی انکسائڈ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ زمین کی اس حرارت کو جو وہ سورج سے حاصل کرتی ہے منتشر نہیں ہونے دیتی بلکہ محفوظ رکھتی ہے۔ اگر ہوا میں اس گیس کی مقدار بڑھ جائے تو زمین اور اس کی فضا کے درجہ حرارت میں اضافہ ہو جائے گا۔ نتیجۃً وہ برف جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر جمی ہوتی ہے نیز قطبین کی وہ برف جو میلوں میل تک پھیلی ہوئی ہے پگھل جائے اور سارے سمندروں کی سطح اتنی بلند ہو جائے کہ سب براعظموں کی خشکی سوائے چند پہاڑی چوٹیوں کے پانی میں ڈوب جائے۔ اگر ہوا میں موجودہ مقدار سے اس کی مقدار بیس فیصد کم ہو جائے تو زمین کا درجہ حرارت شاید ۲۰ درجہ گر جائے اور اس کا بڑا حصہ منجمد ہو جائے۔

ہوا کے دوسرے اجزاء یعنی آرگان، نی آن، ہیلیم، کرپٹان اور زینان بہت خفیف سی مقداریں پائے جاتے ہیں اور سب کے سب بہت غیر عامل ہیں۔ اگرچہ ان عناصر کا گہرا مطالعہ کیا جا چکا ہے تاہم ہوا میں ان کی افادیت کا کوئی خاص علم تا حال نہیں ہو سکا۔ شاید آئندہ چل کر اس بارے میں کچھ معلوم ہو۔ عام زندگی میں ان کے فوائد بڑے محدود ہیں۔ آرگان غیر عامل ہونے کی وجہ سے برقی قمقموں میں ہوا کی بجائے استعمال ہوتی ہے آکسیجن کی موجودگی میں تو بلب کے تار کبھی نہ کبھی جل اٹھتے ہیں اور فیوز ہو جاتے ہیں۔ اگر ہوا خارج کر کے انہیں آرگان سے بھر دیا جائے تو وہ کم فیوز ہوتے ہیں اور ان کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے۔ نی آن گیس رنگین سائن بورڈوں میں استعمال ہوتی ہے بعض عمارتوں یا دکانوں پر سرخ یا نیلے سائن بورڈ رات کو بہت خوبصورت دکھائی دیتے ہیں ان بورڈوں کی نلکیوں میں نی آن گیس بھری جاتی ہے۔ اسی طرح بعض برقی آلات مثلاً سٹروبو سکوپ میں بھی نی آن گیس استعمال کی جاتی ہے۔ ہیلیم سوائے ہائیڈروجن کے سب سے ہلکا عنصر ہے۔ فوجی اغراض کیلئے غبارے اسی گیس سے بھرے جاتے ہیں ہائیڈروجن اس لئے استعمال نہیں ہوتی کہ وہ بہت جلد جل اٹھتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں بیلون بیراج کا استعمال بکثرت ہوا۔ انگلستان کے سارے ساحل پر چاروں طرف فوجی غبارے جو ہیلیم سے بھرے ہوئے تھے اس غرض سے نصب کئے گئے کہ دشمن کے ہوائی جہاز نیچی پرواز کر کے بمباری نہ کر سکیں۔ راقم الحروف نے پہلی مرتبہ بیلون بیراج کا استعمال کلکتہ میں ہوڑا پل پر دیکھا۔ پل کے ایک طرف بہت سی کشتیوں پر ریشم کی ڈوریوں سے بڑے بڑے غبارے کافی بلندی تک اڑ رہے تھے۔ ان کی وجہ سے دشمن کے بمبار نیچی پرواز کر کے پل کو نشانہ نہیں بنا سکتے تھے۔ یہ گیس صفر سے ۲۶۸ درجہ نیچے تک ٹھنڈی کی جائے تب مائع میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس لئے سائنسی تجربات میں نہایت پست درجہ حرارت پیدا کرنے اور اس کو برقرار رکھنے کے لئے یہ عنصر استعمال ہوتا ہے۔ کرپٹان اور زینان کی مقدار ہوا میں بہت ہی کم ہے اور ان کی افادیت بھی قابل ذکر نہیں۔

تلاش گمشدہ عینک

ربوہ سے باہر کے آئے ہوئے ایک دوست اپنی نظر کی عینک ۲۹ دسمبر ۸۹ء کو بیت الاقصیٰ کی جنوبی طرف کی ٹونٹیوں پر بھول گئے تھے جس دوست کے پاس یہ عینک ہو براہ مہربانی دفتر الفضل میں پہنچا دیں

کیا آپ اپنے بچوں کو الفضل پڑھنے کی عادت ڈال رہے ہیں یا نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات اور پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خطبات وہ خود پڑھیں تو انہیں زیادہ لطف آئیگا

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۶۸ :- میں ملک اختر احمد ولد ملک انور احمد صاحب قوم ملک ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ۶ مرلہ مالیتی ایک لاکھ تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ /۱۲۲۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک اختر احمد ۲/۴۳۰ گلی نمبر ۶ کشمیر لین پشاور روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد احسن خان وصیت نمبر ۵۱۲۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد المجید بٹ ولد عبد الصمد مکان نمبر F-215 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۷۲۶۹ :- میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری سراج دین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ مالیتی /۴,۰۰,۰۰۰ روپے (۲) رہائشی مکان جو مذکورہ مارکیٹ کے اوپر ہے مالیتی /۴,۰۰,۰۰۰ روپے (۳) زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی /۱۶۰۰۰ روپے (۴) حق مہر /۳۰۰ روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ /۳۴۰ روپے ماہوار بصورت از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حمیدہ بیگم معرفت سراج دین، سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ سراج دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صدیق احمد ولد اللہ دتہ صاحب ۲۳/۱ دار الفضل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۷۰ :- میں بشریٰ ناصر زوجہ ناصر احمد صاحب قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۴ دار الیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی ۲ ماشہ مالیتی /۸۰۰ روپے (۲) حق مہر /۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشریٰ ناصر زوجہ ناصر احمد صاحب ۱۶/۳ دار الیمن غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ناصر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم ان دنوں آسٹریلیا کے دورے پر ہے۔ ٹیم کا یہ چھٹا دورۂ آسٹریلیا ہے۔ حالیہ دورے سے پہلے پاکستان نے آسٹریلیا میں پانچ ٹیسٹ سیریز کھیلی ہیں جن میں سے دو بغیر ہار جیت کے فیصلے کے رہیں اور تین میں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آج تک پاکستان نے آسٹریلیا میں کوئی سیریز نہیں جیتی۔

آغاز سے لے کر اب تک دونوں ٹیموں کے درمیان کل تیس میچ کھیلے گئے ہیں۔ جن میں سے نو میں پاکستان کو کامیابی ہوئی، گیارہ میں شکست ہوئی اور دس میچ غیر فیصلہ کن رہے۔

حالیہ ٹیسٹ سیریز میں پاکستانی ٹیم سے جو توقعات وابستہ تھیں وہ کسی طور پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ شارجہ ٹرافی اور نہرو کپ ٹورنامنٹوں کی فاتح پاکستان کرکٹ ٹیم نے اپنے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں اپنے پہلے میچ میں سری لنکا سے تین وکٹوں سے شکست کھائی جبکہ دوسرے میچ میں آسٹریلیا نے آسانی سے اسے ہرا دیا باوجودیکہ ٹیم آسٹریلیا کے دورے پر روانہ ہونے سے پہلے بڑی مضبوط ٹیم خیال کی جاتی تھی۔ کرکٹ کا کھیل اگرچہ بے یقینیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس میں ٹیموں کی مجموعی قوت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ پاکستانی ٹیم میں اس لحاظ سے سلیم ملک اور رمیز راجہ کی کمی شدّت سے محسوس کی جا رہی ہے سلیم ملک ٹیم میں بیٹنگ کے ستون خیال کئے جاتے ہیں اور ایک کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ آسٹریلیا میں موجود پاکستانی ٹیم کی ترتیب ایسی ہے کہ اس کے ذریعے آئندہ میچوں میں بھی کامیابی مشکوک نظر آ رہی ہے اور یہ ساری صورتحال کپتان عمران خان بلکہ پوری ٹیم کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجموعی طور پر ۱۹۸۹ء کا سال پاکستانی ٹیم کے لئے کامیابیوں کا سال رہا اس سال میں پاکستان نے چار ٹورنامنٹ کھیلے۔ جن میں سے تین ٹورنامنٹ جیتے اور مجموعی طور پر ۲۶، ایک روزہ بین الاقوامی میچ کھیلے جن میں سے سترہ میچ جیتے، نو میچ ہارے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

★ بھارت کے خلاف چھ میچوں میں تمام میں کامیابی حاصل کی۔

★ ویسٹ انڈیز کے خلاف چھ میچوں میں سے چار جیتے دو ہارے۔

★ سری لنکا کے خلاف چار میچ کھیلے تین جیتے اور ایک ہارا۔

★ آسٹریلیا کے خلاف چار میچوں میں سے دو جیتے دو ہارے۔

★ نیوزی لینڈ کے خلاف چار میچوں میں سے ایک میچ جیتا جبکہ تین میں شکست ہوئی۔

★ انگلینڈ کے خلاف دو میچوں میں سے ایک جیتا ایک ہارا۔

گذشتہ سال پاکستان نے کل چھ ٹیسٹ میچ کھیلے جو تمام کے تمام ہار جیت کے فیصلے کے بغیر رہے۔

نادار اور یتیم بچّوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امدادِ طلبہ کو عطایا بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں، یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں، جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم

چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دِن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

اخبارِ احمدیہ

سانحۂ ارتحال

مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب مددگار کارکن وکالت دیوان ۶ر جنوری کو فضلِ عمر ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم سید جماعت علی شاہ صاحب انسپکٹر مال کے چھوٹے بھائی تھے۔

• مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب (ربوہ) مورخہ ۱۴ر دسمبر ۸۹ء کو وفات پا گئے۔ انکی عمر ۷۸ سال تھی۔ نماز جنازہ گولبازار میں ادا کی گئی اور اسکے بعد تدفین عمل میں آئی۔

• محترمہ مختار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نورالدین صاحب بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ دل کا دورہ پڑنے سے ۲۷ر دسمبر ۸۹ء کو وفات پا گئیں۔ آپ مکرم محمد خان صاحب حال فیکٹری ایریا ربوہ کی والدہ تھیں۔

• مکرم چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار چک نمبر ۱۲۵ لدھڑ ضلع فیصل آباد حرکتِ قلب بند ہو جانے کیوجہ سے ۲۴ر دسمبر کو خالقِ حقیقی سے جا ملے آپ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ کے بڑے بھائی تھے

• مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی دارالرحمت وسطی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی ابن ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی ۵ر جنوری ۹۰ء کو گوجرانوالہ میں وفات پا گئے ہیں۔ نمازِ جنازہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان سب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

جِدھر دیکھتا ہُوں اُدھر تُو ہی تُو ہے

بقیہ: علمی مسائل

ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے آپ لوگوں کی بات کو سمجھ لیا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اس سلوک سے آپ لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کے باپ دادا بڑی بڑی عزتوں کے مالک تھے۔ مگر میں مجبور تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں عزت دی جاتی تھی میں ان کو کس طرح پیچھے بٹھا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا ہم اس بات کو خوب سمجھ گئے ہیں ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ جو کچھ ہمارے باپ دادا سے ظلم ہو چکا ہے، اس کے ہوتے ہوئے کیا کوئی صورت ایسی بھی ہے جس سے یہ کلنک کا ٹیکہ ہمارے ماتھے سے دور ہو سکے۔ حضرت عمرؓ کو اس سوال پر ان کے باپ دادا کی شان و شوکت یاد آ گئی۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آواز بھرا گئی۔ زبان سے جواب دینے کی سکت نہ رہی۔ صرف ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور خاموش ہو گئے۔ مطلب یہ تھا کہ شام میں عیسائیوں سے جنگ ہو رہی ہے اگر تم اس جنگ میں شامل ہو کر اپنی جانیں دے دو تو یہ کلنک کا ٹیکہ تمہارے ماتھے سے دور ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ جواب سنا تو اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنی سواریوں پر زین کسی اور جنگ میں شامل ہونے کے لئے شام چلے گئے اور تاریخ بتاتی ہے کہ وہ سارے کے سارے اسی جنگ میں مارے گئے۔ ان میں سے ایک بھی زندہ واپس نہیں آیا۔

پس یاد رکھو کہ آئندہ صرف چندوں سے کام نہیں چلے گا۔ چندے بھی چلیں گے مگر چندے بھی چلیں گے اور جان کی قربانی بھی چلے گی اور وہی قومیں عزت پائیں گی جو ان قربانیوں میں حصّہ لیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

۱۔ "ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"

۲۔ "اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اسے خدا! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملے تو اس خواہش کو پورا کر۔"
تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء

۳۔ "میں علم کی بڑی چوڑی بنیاد رکھنا چاہتا ہوں۔ وسعت کے لحاظ سے جب تک وسعت نہیں ہوگی اس وقت تک رفعت بھی نہیں ہوگی۔ جتنا اونچا مینار لیکر جانا ہو اتنی مضبوط بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ہر بچے کو خواہ وہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتا ہے میٹرک پاس ہونا چاہیئے۔" خطبہ جمعہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۰ء

۴۔ "قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کیلئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے۔" (خطبہ جمعہ مئی ۱۹۸۱ء)

(مرسلہ مہتمم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ترقی کے ذرائع استعمال کریں تا ملک ترقی کرے

(سیدنا حضرت فضل عمر اللہ آپ پر راضی ہو)

"پس سمجھدار نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کون سے ذرائع ہیں ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم ..... تجارتوں۔ ایجادوں۔ زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شائد کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائیں لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے۔"

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کِبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

خبریں

ملکی خبریں

○ پی آئی اے کا ایک طیارہ جو فرینکفرٹ سے پرواز کر کے اسلام آباد آ رہا تھا حادثے سے بال بال بچ گیا۔ فرینکفرٹ سے پرواز کرتے ہی طیارے کے تین ٹائر پھٹ گئے۔ چنانچہ رن وے پر کیمیکل فوم بچھا کر طیارے کی کریش لینڈنگ کی گئی جس کے نتیجے میں طیارہ بحفاظت اتار لیا گیا۔ ایندھن ضائع کرنے کیلئے طیارہ دو گھنٹے تک فضا میں چکر لگاتا رہا۔

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے دور میں صدر کے اختیارات کم کر دیئے جس کے نتیجے میں اب صدر وزیر اعظم کو برطرف نہیں کر سکتا۔

ملک میں سستا انصاف مہیا کرنے کی غرض سے ملک بھر میں مصالحتی عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ عدالتیں تھانہ یا ٹاؤن کی سطح پر قائم کی جائیں گی۔

○ سینیٹر قاضی عبداللطیف نے الزام لگایا ہے کہ جمہوریت کا نام لے کر فوج اور صدر مملکت کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ اجلاس میں شریعت بل پیش کریں گے انہوں قیاس ظاہر کیا کہ ایک سال کے اندر اندر دوبارہ انتخابات ہونگے۔

○ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا شیڈول ۲۰ جنوری تک بڑھا دیا گیا ہے اس سے قبل خیال تھا کہ موجودہ لوڈ شیڈنگ ۱۰ جنوری تک جاری رہے گی

○ صادق آباد میں پیپلز ورکس پروگرام پر کام کرنے والوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں سوئی گیس کا ایک انجینئر۔ ۹ کارکن، دو ٹھیکیدار اور تین مزدور شامل ہیں۔

○ سرحد مسلم لیگ کے صدر جنرل فضل حق نے کہا ہے کہ مڈٹرم انتخابات اکتوبر میں متوقع ہیں

غیر ملکی خبریں

○ امریکی بحریہ کے دو جنگی جہاز کولمبیا کے ساحل کے قریب لنگر انداز ہو گئے ہیں۔ واشنگٹن کے حکام نے کہا ہے کہ یہ جہاز منشیات کے سمگلروں کے خلاف ناکہ بندی کرنے کے لئے آئے ہیں۔ کولمبیا کے حکام نے ان دونوں جہازوں کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا ہے کہ ناکہ بندی انہیں قابلِ قبول ہوگی۔

○ لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی نے کہا ہے کہ وہ عرب ملکوں کے سربراہی اجلاس میں جو اس ماہ کے آخر میں تیونس میں ہو رہا ہے۔ اپنی مصروفیات کے باعث شرکت نہیں کر سکیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی حکومت ہنگاموں کے سامنے فی الواقع غیر موثر ہو کر رہ گئی ہے۔ اور نئی دہلی کی حکومت بھی اس سلسلے میں خاموش ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ ہندوستانی حکومت یہ چاہتی ہے کہ حالات اس نہج پر پہنچ جائیں کہ ریاستی حکومت کو برطرف کر کے صدر راج نافذ کر دیا جائے تاہم ایسا اقدام کرنے سے حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

تلاش گمشدہ چابیاں

ایک دوست کی چابیوں کا گچھا جس میں ۵-۶ چابیاں کی رِنگ سے منسلک ہیں، گولبازار سے دارالصدر غربی کے راستے میں کہیں گر گئی ہیں۔ جن صاحب کو ملے دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

○ نرینہ اولاد سے محروم
○ بے اولاد، ○ اٹھراء
○ سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دوا خانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون
۷۴۸۴۴
۷۶۴۹۷
۴۳۱

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
- ابن -
حکیم نظام جان

برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ